Lesson 17. Al-Baqarah (Ayaat 130 - 141): Day 65 سُوْرَةُ الْبَقَرَة کی تفسیر

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٣٧﴾

تو اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لے آئے ہو تو ہدایت یاب ہو جائیں اور اگر منہ پھیر لیں (اور نہ مانیں) تو وہ (تمھارے) مخالف ہیں اور ان کے مقابلے میں تمھیں خدا کافی ہے۔ اور وہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔

آخری موضوع: پورے پارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہت کچھ سکھایا اور ہم نے اپنی استطاعت کے مطابق سیکھ لیا۔ فرقہ واریت کے خاتمے کی بات کی گئی ہے کہ ایمان لے آئیں۔ ان کی طرح، کن کی طرح؟ تو رسول پاک سے فرمایا ہوتا تو کہا جاتا آپ کی طرح، اس لئے یہاں اس سے مراد صحابہ کرامؓ ہیں۔ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ کہ ہم سب اُن جیسا ایمان لائیں۔ حکم تو اہل کتاب کو دیا جا رہا ہے اور مراد ہم سب ہیں۔ اگر صحابہ کرامؓ جیسا ایمان لائیں گے تو ہدایت پر ہیں۔ ہمیں ہدایت کا یہی نقطہ سمجھنا ہے، کہ ہمیں ایک سانچہ دے دیا گیا۔ جیسے پانی ڈالتے جائیں گے اور برف اُسی سانچے کی شکل کی بنتی جائے گی۔ اس طرح دین میں قرآن اور سنّتؐ ایک ڈھانچے کی طرح ہے۔ اور صحابہ کرامؓ کی زندگی ایک مثال کی طرح ہے۔ جو اُس کے مطابق ہو گا تو قبول ہو گا ورنہ نہیں۔

ہدایت کا کتنا آسان نسخہ ہے فَقَدِ اهْتَدَوْا اصل ہدایت یہی ہے۔

انسان ڈرتا ہے کہ اکیلا نہ رہ جاؤں

اور اگر منہ پھیر لیں (اور نہ مانیں) تو وہ (تمھارے) مخالف ہیں اور ان کے مقابلے میں تمھیں خدا کافی ہے۔ اور وہ سننے والا (اور) جاننے والا ہے۔

اگر لوگ اس کی مخالفت کرینگے تو وہ نافرمانی کر رہے ہیں۔ اللہ نے ایک معیار دے دیا ہے۔ ایک شرط لگائی جا رہی ہے کہ جو نبی پاکؐ کے راستوں سے الگ کوئی راستہ بنائے گا تو پھر نبی پاکؐ کو فکر کی ضرورت نہیں، اللہ اُن کے لئے کافی ہے۔

جب سب لوگ بگڑے ہوئے ہوں تو انسان ڈرتا ہے کہ دوست اور برادری والے چھوڑ دینگے۔

حضرت عثمانؓ کے آخری ایّام میں باغی گروہ نے ان کو قید کر دیا تھا، ان کے گھر کے ارد گرد محاصرہ تھا۔ جب ۴۰ دن ہو گئے تھے اور بھوکے بھی تھے اور روزے سے تھے تو بیوی سے پوچھا گھر پر کچھ ہے، انھوں نے فرمایا دیکھ کر آتی ہوں۔

اتنے میں اونگھ آ گئی اور خواب میں دیکھا کہ نبی پاکِ فرما رہے ہیں 'عثمانؓ آج کا روزہ تم ہمارے ساتھ افطار کروگے۔' شور سے آنکھ کھلی تو باغی دروازہ توڑ کر اندر آ گئے اور آپ پر حملہ کر دیا، بیوی بچانے آئی تو ان کی بھی انگلیاں شہید ہو گئیں۔ اُس وقت آپ یہی آیات پڑھ رہے تھے کہ اللہ ہی کافی ہے۔ آج بھی قرآن پاک کا وہ نسخہ محفوظ ہے اور ترکی میں ہے۔ عثمانؓ کے خون کے چھینٹے اُس صفحے پر پڑ گئے تھے۔ اللہ ایمان والوں کی حفاظت کرتا ہے۔ حق بیان کر دو۔

سب کو تسلّی دی گئی ہے اور پیغام دیا گیا ہے کہ اللہ کا رنگ اختیار کرو۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ (کہہ دو کہ ہم نے خدا کا رنگ (اختیار کر لیا ہے) اور خدا سے بہتر رنگ کس کا ہو سکتا ہے۔ اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

اللہ والے بن جاؤ۔ اللہ کا رنگ اختیار کر لو یعنی اپنے اوپر عبودیت کا رنگ بھر لو۔ عربی میں رنگ کے لئے دو لفظ استعمال ہوتے ہیں۔ ایک قدرتی اور اصلی رنگ وہ ہے لفظ لون، ہم نے اسی پارے میں بچھڑے کے رنگ کے لئے پڑھا تھا۔ دوسرا ہوتا ہے نقلی اور چڑھایا ہُوا رنگ، یعنی صِبْغَة

ہم نے اللہ کا رنگ قبول کر لیا، اپنے اوپر اللہ کا رنگ چڑھا لیا۔ یہاں اس لئے بھی یہ فرمایا جارہا ہے کیونکہ یہود اور نصاریٰ نوزائیدہ بچے کو بپتسمہ کرتے وقت پیلا رنگ لگاتے ہیں۔ تو یہاں فرمایا جارہا ہے کہ رنگ تو عبادت سے آتا ہے چڑھانے سے نہیں۔ اللہ والے بن جائیں گے تو یہ رنگ چڑھ جائے گا۔ ایسا بندہ جو باقی ہر رنگ سے آزاد ہو جاتا ہے۔ علاقے سے، مسجد سے، گھر سے، ہر جگہ اور مقام سے۔ سب ایک جیسے ہیں کسی کو کسی پر کوئی فوقیت نہیں۔ جو اللہ کی جتنی عبادت کرے گا، اُس پر اللہ کا اُتنا ہی رنگ چڑھے گا۔

ہم نے پیچھے مسلمون پڑھا تھا، یہاں عٰبدون پڑھ رہے ہیں آگے جا کر مخلصون پڑھیں گے۔ پھر تفصیل سے اس پر بات کرینگے۔

تو دنیا میں 7 بلین لوگوں میں کیسے پتا چلے گا ہم مسلمان ہیں۔ کیا ہمارے رنگ سے پتا چلے گا، کیا ہمارا مسجد کا رنگ اور ہے اور جاب کا رنگ فرق؟ کیا گھر کا رنگ الگ ہے اور شادی پر جانے کا رنگ الگ؟

ہم اپنے آپ کو کیسے پیش کرتے ہیں۔ ہر جگہ کیسے ظاہر ہوتے ہیں؟ اگر سبزی والا کہے کہ یہ سبزی تازہ ہے اور کیا ہم باہر سے باسی اور پرانی سبزی لے لیں گے؟ اگر پھل والا ہمیں خربوزہ دے اور کہے اندر سے یہ آم ہے تو کیا ہم مان لیں گے؟

ہم وہی ہیں جو اپنے آپ کو بظاہر پیش کرتے ہیں۔ کیا ہمارا مشرق میں رہنے کا رنگ ڈھنگ وہی ہے جو مغرب میں ہے؟ ہمارا لائف سٹائل کیسا ہے؟ کھانے، پینے، پہننے اوڑھنے سے ہم کیسے نظر آتے ہیں؟ ہمارے گھر کس طرح سجے ہوئے ہیں؟

ایک ٹرین اسٹیشن کو دیکھ لیں۔ کئی ہزار لوگ آتے جاتے ہیں۔ کیا ہماری نماز کا، روزے کا، حج عمرے کا ہمارے چہرے سے پتا چلتا ہے؟ نہیں

ہمارے حلیے سے، ہمارے اخلاق سے ہمارے مسلمان ہونے کا پتا چلے گا۔ عاجزی اور مہمان نوازی سے ہمارے مسلمان ہونے کا پتا چلے گا۔ ہمارے ڈریس کوڈ سے پتا چلے گا۔

شیطان نے ہمیں بہت بہکا رکھا ہے۔ عورت کو چست اور گندے لباس پہنا دیئے ہیں۔ ہم اداکاروں اور فیشن ماڈلز کو دیکھتے ہیں۔ ہم چلتے پھرتے ان جیسے ہی نظر آتے ہیں۔ ہم غیر مسلم جیسا لباس پہنتے ہیں۔ ہم سود کھاتے ہیں، ہم میں اور ان میں کہاں فرق نظر آئے گا؟ وہ بھی حرام کھائیں، مسلمان بھی شراب پیتے ہیں۔ اخلاق سے چھچھوری حرکتیں کرینگے تو کیا مسلمان نظر آئیں گے؟

صحابہ کرامؓ کے چہروں سے عبودیت کا رنگ نظر آتا تھا۔ ہمارے چہروں سے دین اسلام کا کوئی رنگ نظر آتا ہے؟

اگر آپ کسی شریف مسلمان کو دیکھیں تو آپ کو اس کے چہرے پر سکون اور مسکراہٹ نظر آئے گی۔ اور ایک بگڑے ہوئے نوجوان کو دیکھیں وہ ناراض اور ستایا ہوا ہی نظر آئے گا۔

ہمارے اوپر رنگ تو دوسرے نظر آرہے ہیں۔ اب ہم کیا کریں۔ پہلے اگلا چڑھا ہوا رنگ اُتاریں گے پھر نیا رنگ چڑھائیں گے۔ اب جب ہم قرآن پڑھتے ہیں تو آہستہ آہستہ اگلا رنگ اُترتا ہے اور نیا چڑھتا جاتا ہے۔ اب ایک وہ بچہ ہے جو اسلامی ماحول میں پلا بڑھا اور اس نے عبادات اور اخلاق بچپن ہی سے سیکھ لئے۔ ان کو تو قرآن سن کو خوشی ہوتی ہے۔ اور باقی ہم زیادہ تر لوگ تو آہستہ آہستہ ہی سیکھ کر آگے بڑھتے ہیں۔ قرآن اور سنّت سے ملائیں گے تو وہی اصل رنگ ہیں۔ ورنہ توکچّے رنگ اُتر جائیں گے۔

قرآن اور سنّت کے ساتھ میچ ہو گا تو وہ فطری رنگ ہے۔

کچھ لوگون پر گناہوں کا رنگ زیادہ ہوتا ہے تو اس کو اُتارنے میں وقت لگتا ہے۔ جو گناہوں میں بہت آگے چلا جائے تو وہ کالا ہو جاتا ہے اور کالے پر کوئی رنگ نہیں چڑھتا۔

اپنے بچوں کی ایسی تربیت کریں کہ وہ اللہ کے بندے بن جائیں۔ ان پر دین اسلام کا رنگ چڑھا ہوا ہو۔

یہ غازی یہ تیرے پر اسرار بندے جنہیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی

اپنے بچوں کو اللہ سے محبت کرنا سکھائیں پھر وہ جہاں بھی جائیں گے ان پر پکّے رنگ چڑھے ہونگے وہ نہیں اُتریں گے۔ تقویٰ کا رنگ چڑھا ہو گا۔ پھر وہ دنیا میں جہاں بھی جائیں رَبّ کا پیغام لے کر جائینگے۔

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾

ان سے) کہو، کیا تم خدا کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو، حالانکہ وہی ہمارا اور تمہارا پروردگار ہے اور ہم کو ہمارے اعمال (کا بدلہ ملے گا) اور تم کو تمہارے اعمال (کا) اور ہم خاص اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

ہمیں کسی سے کوئی لڑائی نہیں کرنی بس اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے۔ ہم بس اللہ کی بات مانتے ہیں۔ میں تو بس اللہ والی بن رہی ہوں۔ ہمارے لئے بس تین قدم ہیں۔ پہلا مسلمان۔ یعنی اللہ کی ہر بات پر ایمان لے آئیں۔ اللہ کو مان لیں۔ پھر ہم عبادت کرنے لگتے ہیں ہمارے اوپر عبادت کے رنگ چڑھنے لگتے ہیں۔ اور جب عبادت میں مزہ آنے لگتا ہے پھر ہم مخلص بن جاتے ہیں۔ وقت لگتا ہے لیکن رنگ چڑھ جاتے ہیں۔

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾ (اے یہود ونصاریٰ) کیا تم اس بات کے قائل ہو کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد یہودی یا عیسائی تھے۔ (اے محمد ﷺ ان سے) کہو کہ بھلا تم زیادہ جانتے ہو یا خدا؟ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون، جو خدا کی شہادت کو، جو اس کے پاس (کتاب میں موجود) ہے چھپائے۔ اور جو کچھ تم کر رہے ہو، خدا اس سے غافل نہیں۔

یہود نے نبی پاکؐ کی آمد کو چھپایا تھا، اصل دین کو چھپادیا تھا۔ آج ہم بھی اصل شریعت کو چھپائے بیٹھے ہیں۔ کہ آج کے دور میں یہ کرسکتے ہیں۔ اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ نبیوںؑ کی نسبت سے اپنے آپ کو بخشوانے کی امیدیں چھوڑ دو۔ تمھارے لئے تمہارے اپنے اعمال پر سوال جواب ہونگے۔

یہاں کسب کمائی سے مراد، اعمال ہیں نہ کہ مرد یا عورت کی دنیاوی کمائی۔

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

﴿۱۴۱﴾ یہ جماعت گزر چکی۔ ان کو وہ (ملے گا) جو انہوں نے کیا، اور تم کو وہ جو تم نے کیا۔ اور جو عمل وہ کرتے تھے، اس کی پرسش تم سے نہیں ہو گی۔

اس سبق سے ہم رَبّانی بنتے ہیں۔ ہمیں حکم دیا جارہا ہے کہ رَبّ کے بندے بن جاؤ۔

بس یہ یادرکھیں کہ اللہ کو کیسی لگتی ہوں۔ یہ بات بھول جائیں کہ لوگوں کو کیسے لگتے ہیں۔

آج ہم جو دین کے ایڈیشن دیکھ رہے ہیں تو اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ لوگوں کو پسند آرہا ہوں یا نہیں۔ اپنی موت کو یاد کرلیں۔ کیونکہ کفن کا ایک ہی رنگ ہے۔

دعا کریں کہ ہم اللہ کے رنگ میں رنگ جائیں اور رَبّانی بن جائیں۔ آمین